197

خطبہ جمعۃ المبارک

"دفاعِ وطن ایک ایمانی فریضہ"

خالق کی بات مخلوق تک

مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

تحریر وترتیب: ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن عفی اللہ عنہ

9۔ مئی 2025 ۔ 11/ذی قعدہ 1446ھ

تعاون: وائیٹل اسلامک ریسرچ سنٹر ہارون آباد

ڈائریکٹر: ڈاکٹر ساجد شاہین حفظہ اللہ

فہرست عنوانات

عربی خطبہ

إنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أما بعد ! فَاعَوذُ بِااللهِ مِنَ الشَيطَانِ الرَجِيم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيم:

❖ وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ([1])

لڑو اللہ کی راہ میں اُن سے جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو، اللہ تعالٰی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

❖ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم ([2])

"اور ان کے مقابلے کے لیے جو کچھ تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو۔"

تمہید

معزز و مکرم سامعین کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

معزز سامعین جیسا کہ آپ کے علم میں ہے دو دن پہلے کی ہمسایہ ملک ہندوستان کی فوج نے پاکستان کے نہتے شہریوں پر اچانک حملہ کیا، جس کے نتیجے میں معصوم بچے، عورتیں اور بزرگ شہید ہو گئے۔

یہ حملہ صرف پاکستان کی سر زمین پر نہیں، یہ حملہ ہماری غیرت، عزت، آزادی، اور دینِ اسلام پر ہے۔

ایسے نازک حالات میں دفاعِ وطن صرف ایک سیاسی یا فوجی ردِ عمل نہیں، بلکہ ہر مسلمان کا دینی اور ایمانی فرض ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کو نہ صرف عبادات بلکہ اجتماعی زندگی کے اصول بھی سکھاتا ہے۔ ایک اسلامی ریاست کی بقا اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے مضبوط فوج کا قیام نہایت

---

[1] البقرۃ:۱۹۰

[2] ۔سورۃ الانفال:60

ضروری ہے۔ قرآن و سنت میں فوج اور ان لوگوں کی عظمت اور اہمیت واضح طور پر بیان کی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں قوم، دین، اور ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔

حقیقت حکم دفاع

اسلام کے شرعی واجبات و فرائض میں ایک نہایت اہم' اور اکثر حالتوں میں ایمان و کفر کا فیصلہ کر دینے والا فرض ''دفاع'' ہے۔ تشریح اس کی یہ ہے کہ جب کبھی کسی مسلمان حکومت یا کسی مسلمان آبادی پر کوئی غیر مسلم گروہ حملہ کرے' تو یکے بعد دیگرے تمام دنیا کے مسلمانوں پر شرعاً فرض ہو جاتا ہے کہ دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوں' اس حکومت اور آبادی کو غیر مسلم قبضے سے لڑ کر بچائیں۔

اسلامی فرائض میں یہ اس درجہ مشہور فرض ہے کہ شاید ہی دنیا میں کوئی مسلمان اس سے ناواقف نکلے۔ یہی باہمی مدد اور دفاع اعدا کا قانون ہے جس پر اسلام نے شریعت و اُمت کی حفاظت کی ساری بنیادیں استوار کی ہیں۔

سورہ بقرہ میں فرمایا:

وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ([1])

اللہ کی راہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو مسلمانوں سے لڑائی لڑ رہے ہیں مگر زیادتی نہ کرو۔ اللہ حد سے گزر جانے والوں کو پسند نہیں کرتا (۲:۱۹۰)۔

فضائل دفاع

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو دفاع کے لیے تیار رہنے کا حکم دیا ہے: وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم

[1] البقرۃ:۱۹۰

"اور ان کے مقابلے کے لیے تم اپنی طاقت بھر قوت اور تیار گھوڑے رکھو تاکہ اس کے ذریعے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو خوفزدہ کر سکو۔"([1])

یہ آیت واضح طور پر بتاتی ہے کہ فوج اور دفاعی تیاری ہر اسلامی ریاست کے لیے کتنی اہم ہے۔ یہ حکم مسلمانوں کو جنگی طاقت مضبوط کرنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ دشمن حملہ کرنے کی جرات نہ کر سکے۔

مفتی محمد شفیعؒ کا نظریہ و تفسیر آیت دفاع

اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیعؒ رقمطراز ہیں:

مقابلے کی قوت جمع کرو۔ اس میں تمام جنگی سامانِ اسلحہ، سواری وغیرہ بھی داخل ہیں اور اپنے بدن کی ورزش، فنونِ جنگ کا سیکھنا بھی۔ قرآن کریم نے اس جگہ اُس زمانے کے مروجہ ہتھیاروں کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ قوت کا عام لفظ اختیار فرما کر اس طرف بھی اشارہ کر دیا کہ یہ قوت ہر زمانے اور ہر ملک و مقام کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے۔ اُس زمانے کے اسلحہ تیر، تلوار، نیزے تھے۔ اس کے بعد بندوق توپ کا زمانہ آیا۔ پھر اب بموں اور راکٹوں کا وقت آ گیا۔ لفظ قوت اُن سب کو شامل ہے۔

اس لیے آج کے مسلمانوں کو بقدرِ استطاعت ایٹمی قوت، ٹینک اور لڑاکا طیارے، آب دوز کشتیاں جمع کرنا چاہیے کیونکہ یہ سب اسی قوت کے مفہوم میں داخل ہیں اور اس کے لیے جس علم و فن کو سیکھنے کی ضرورت پڑے وہ سب اگر اس نیت سے ہو کہ اس کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں سے دفاع کا اور کفار سے مقابلے کا کام لیا جائے گا تو وہ بھی جہاد کے حکم میں ہے۔

آج بھی بہت سے ایسے مقامات ہیں جن کو گھوڑوں کے بغیر فتح نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھ دی ہے۔

---

[1]۔ الانفال:۶۰

صحیح احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامانِ جنگ فراہم کرنے اور اُس کے استعمال کی مشق کرنے کو بڑی عبادت اور موجبِ ثواب عظیم قرار دیا ہے۔ تیر بنانے اور چلانے پر بڑے بڑے اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔ اور چونکہ جہاد کا اصل مقصد اسلام اور مسلمانوں کا دفاع ہے' اور دفاع ہر زمانے اور ہر قوم کا جدا ہوتا ہے۔

اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جَاہِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح دفاع و جہاد ہتھیاروں سے ہوتا ہے بعض اوقات زبان سے بھی ہوتا ہے اور قلم بھی زبان ہی کے حکم میں ہے۔ اسلام اور قرآن سے کفر والحاد کے حملوں اور تحریفوں کی مدافعت زبان یا قلم سے' یہ بھی اس صریح نص کی بنا پر جہاد میں داخل ہے۔

سامان جنگ یا دفاع کے معاصر طریقے

سامانِ جنگ و دفاع جمع کرنے کا اصل مقصد قتل و قتال نہیں بلکہ کفر و شرک کو زیر کرنا اور مرعوب و مغلوب کر دینا ہے۔ وہ کبھی صرف زبان یا قلم سے بھی ہو سکتا ہے اور بعض اوقات اُس کے لیے قتل و قتال ضروری ہوتا ہے۔ جیسی صورت حال ہو اُس کے مطابق دفاع کرنا فرض ہے۔ جنگ و جہاد کی تیاری سے جن لوگوں کو مرعوب کرنا مقصود ہے اُن میں سے بعض کو تو مسلمان جانتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن سے مسلمانوں کا مقابلہ جاری تھا' یعنی کفار مکہ اور یہود مدینہ۔ اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں جن کو ابھی تک مسلمان نہیں جانتے۔ مراد اس سے پوری دنیا کے کفار و مشرکین ہیں جو ابھی تک مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں آئے۔ آیندہ ان سے بھی تصادم ہونے والا ہے۔ مگر اس آیت نے بتلا دیا کہ اگر مسلمانوں نے اپنے موجودہ حریف کے مقابلے کی تیاری کر لی تو اس کا رعب صرف انھی پر نہیں بلکہ دُور دُور کے کفار' کسریٰ و قیصر وغیرہ پر بھی پڑے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خلفاے راشدین کے عہد میں یہ سب مغلوب و مرعوب ہو گئے۔ جنگی سامان جمع کرنے اور جنگ کرنے میں ضرورت مال کی بھی پڑتی ہے بلکہ سامان جنگ بھی مال ہی کے ذریعے تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے آخر آیت میں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت اور اُس کا اجر عظیم اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اس راہ میں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اُس کا پورا پورا بدلہ تمھیں دے دیا جائے گا۔ ([1])

مسلمان داعی بھی اور دفاعی بھی

اسلامی احکام میں یہ حکم ''دفاع'' جو اہمیت رکھتا ہے وہ عقائد ضروریہ کے بعد کسی حکم، کسی فرض، کسی رکن عبادت کو حاصل نہیں۔ سنن ابوداؤد میں ہے:

''جب کوئی جماعت جہاد فی سبیل اللہ ترک کر دیتی ہے تو اس پر بلائیں نازل ہوتی ہیں جو کبھی دُور نہیں ہو سکتیں الا یہ کہ وہ اس معصیت سے باز آئیں''۔

کوئی خاص وقت اور عہد اس (جہاد) کے لیے مخصوص نہیں۔ ہر حال اور ہر زمانے میں ایک مسلم و مومن زندگی کے ایمان و صداقت کی بنیاد یہی چیز اور اس کا سچا عشق وولولہ ہے۔ یہی سنامِ دین ہے، یہی عمادِ ملّت ہے، یہی اساسِ شرع ہے، یہی ملاکِ اسلام ہے، یہی ایمان و نفاق کی اصل پہچان ہے۔ نماز اسی سے ہے، روزہ اسی سے ہے، حج اسی سے ہے۔ زکوٰۃ کا سب سے پہلا اور افضل مصرف یہی ہے۔ سب اس کے لیے ملتوی ہو سکتے ہیں، اس کو کسی کی خاطر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ پس اس کی فضیلت کو نہ نماز پہنچ سکتی ہے، نہ روزہ، نہ اس سے بڑھ کر کوئی دوسرا عمل ہے۔ ہزاروں نمازیں اور ہزاروں روزے بھی اُس ایک قطرۂ خون کی فضیلت و تقدیس نہیں پا سکتے جو اس راہ میں بہایا گیا، اور عمر بھر کے صدقات و

[1]۔ معارف القرآن، ج۴، ص ۲۷۲ تا ۲۷۴

خیرات بھی اُس ایک درہم (روپے) کے اجر کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو اس راہ میں خرچ کیا گیا حتیٰ کہ یہی عمل اسلام وایمان کی اصل پہچان قرار پایا۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو مسلمان اس حالت میں دنیا سے گیا کہ نہ تو کبھی اللہ کی راہ میں لڑائی لڑی اور نہ اس کے دل میں اس بات کی طلب رہی' اس کی موت ایسی حالت میں ہوئی جو نفاق کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔

سرحد کے محافظین کا اجر وثواب

وطن کے دفاع پر نبی کریم ﷺ نے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں پھر دفاع کی مختلف قسمیں ہیں پہرہ دینا سرحدوں کی حفاظت پر مامور رہنا شہروں میں گشت کرنا، لوگوں کے مال جان کو دشمن سے بچانا لہٰذا ان تمام کاموں کی احادیث میں بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔

سنن ترمذی میں ہے: "جس مسلمان نے ایک رات بھی جہاد کرتے ہوئے دشمن کے انتظار میں کاٹی' اس کے لیے ایسا اجر ہے' گویا ہزار دنوں کا روزہ اور ہزار راتوں کی عبادت"۔

اسی طرح سنن نسائی کی روایت ہے:

عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ مِنَ الْأَجْرِ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ، وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ."([1])

سلمان الخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن ایک رات پہرہ دیا اسے ایک مہینے کے روزے و نماز کا ثواب ملے گا، اور جو پہرہ دینے کی حالت میں مر گیا اسے اسی طرح کا اجر برابر ملتا رہے گا، اور اس کا رزق بھی جاری کر دیا جائے گا، اور وہ فتنوں سے محفوظ ہو جائے گا۔

---

[1] ۔سنن نسائی: رقم ۳۱۶۹

صحیح بخاری کی روایت ہے:

رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا."([1])

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن کا پہرہ» دنیاوماعلیھا «سے بڑھ کر ہے جنت میں کسی کے لیے ایک کوڑے جتنی جگہ» دنیاوماعلیھا «سے بڑھ کر ہے اور جو شخص اللہ کے راستے میں شام کو چلے یا صبح کو تو وہ» دنیاوماعلیھا «سے بہتر ہے۔"

ایک رات کے پہرے پر جنت کا اعلان بزبان رسول اللہ ﷺ

سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے دن چلے اور بہت ہی تیزی کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ شام ہو گئی، میں نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اتنے میں ایک سوار نے آکر کہا: اللہ کے رسول! میں آپ لوگوں کے آگے گیا، یہاں تک کہ فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنی عورتوں، چوپایوں اور بکریوں کے ساتھ بھاری تعداد میں مقام حنین میں جمع ہیں، یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا" :ان شاءاللہ یہ سب کل ہم مسلمانوں کا مال غنیمت ہوں گے"، پھر فرمایا" :رات میں ہماری پہرہ داری کون کرے گا؟ "انس بن ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میں کروں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :تو سوار ہو جاؤ"، چنانچہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" :اس گھاٹی میں جاؤ یہاں تک کہ اس کی بلندی پہ پہنچ جاؤ اور ایسا نہ ہو کہ ہم تمہاری وجہ

[1]۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد: رقم ۲۸۹۲

سے آج کی رات دھوکہ کھا جائیں''، جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے پر آئے، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا'' : تم نے اپنے سوار کو دیکھا؟ ''لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم نے اسے نہیں دیکھا، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے لیکن دوران نماز کنکھیوں سے گھاٹی کی طرف دیکھ رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے اور سلام پھیرا تو فرمایا'' :خوش ہو جاؤ! تمہارا سوار آ گیا''، ہم درختوں کے درمیان سے گھاٹی کی طرف دیکھنے لگے، یکایک وہی سوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور سلام کیا اور کہنے لگا: میں گھاٹی کے بالائی حصہ پہ چلا گیا تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا تو جب صبح کی تو میں نے دونوں گھاٹیوں پر چڑھ کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں دکھائی پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا'' : کیا تم آج رات گھوڑے سے اترے تھے؟''، انہوں نے کہا: نہیں، البتہ نماز پڑھنے کے لیے یا قضائے حاجت کے لیے اترا تھا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا'' : تم نے اپنے لیے جنت کو واجب کر لیا، اب اگر اس کے بعد تم عمل نہ کرو تو تمہیں کچھ نقصان نہ ہو گا ۔(1)

افواجِ پاکستان کو خراجِ تحسین

آج یہ فریضہ افواجِ پاکستان ادا کر رہی ہیں وہ نوجوان جو ہماری حفاظت کے لیے جان ہتھیلی پر رکھ کر وطن عزیز پاکستان کے دفاع اور اس دیس کی ماں بہن کی عزت وعظمت کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے سرحدوں پر کھڑے ہیں یقیناً اس فضیلت کے مستحق ہیں۔ مقصد یہ کہ صرف لڑائی ہی جہاد نہیں بلکہ لڑائی کی تربیت حاصل کرنا' لڑائی کی تیاری کرنا اور دشمن سے مقابلے کے لیے تیار رہنا بھی جہاد ہے۔ فوج سرحدوں پر بیٹھی ہرے اور اس کے ڈر سے دشمن وبکا رہے تو یہ بھی جہاد ہے۔ اس پر اجر عظیم

1۔ سنن ابی داؤد: رقم ۲۵۰۱

حاصل ہو گا۔ لڑائی تو آخری چارئہ کار ہے جو بہ امر مجبوری اختیار کیا جائے گا' اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے لڑائی کی خواہش کرنے سے منع فرمایا ہے۔ہاں جب مجبوراً لڑنا پڑے تو ڈٹ کر لڑیں۔

دوسری بات اس حدیث میں جو آئی وہ ہے کہ: ثواب جاری رکھا جائے گا ''جنگی تیاری صدقہ جاریہ کی طرح ہے کیونکہ اس کی برکت سے دشمن کا حوصلہ پست رہتا ہے اور اسلام کی اشاعت میں ترقی ہوتی ہے۔ چونکہ اس کا فائدہ جاری ہے' لہٰذا اس کا ثواب بھی جاری رہے گا۔ باقی رہا رزق' تو مرنے کے بعد وہ کس طرح جاری رہتا ہے؟ اس کی کیفیت صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

افواج کی حوصلہ افزائی پر اجر

جو لوگ خود اپنی ذات سے جہاد و دفاع میں حصہ نہ لے سکیں مگر سرحدوں کے محافظین کو اپنے مال و متاع سے مدد پہنچائیں' تو اگرچہ وہ مجاہدین کا اجر و ثواب نہیں پاسکتے لیکن ان کے لیے بھی اجر ہے' اور ساری عبادتوں اور طاعتوں سے بڑھ کر اجر ہے۔

ابن ماجہ میں ہے: جو مسلمان ایسے وقتوں میں گھر سے نہ نکلا صرف اپنے روپے سے جہاد میں مدد دی تو اس کو ایک روپے کے بدلے ۷۰۰ روپے کا اجر ملے گا۔ اگر اُمت کے لیے دفاع و جنگ کا وقت آ گیا تو ایسے وقتوں میں صرف نفس جنگ ہی نہیں بلکہ سعی و کوشش کی ساری باتیں شریعت کے نزدیک جہاد ہیں۔ جس کی طاقت میں جنگ کرنا نہیں ہے اور اس نے مال دیا تو وہ بھی مجاہد ہے' جس نے زبان سے دعوت و تبلیغ کی وہ بھی مجاہد ہے' جس نے اس راہ میں کسی طرح کی کوئی تکلیف و محنت اٹھائی وہ بھی مجاہد ہے۔

البتہ ایسے وقتوں میں اگر کوئی مسلمان لڑائی کی طاقت رکھتا ہے اور اس سے پہلو تہی کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ اس کا شمار مومنوں کی جگہ منافقوں میں ہو گا۔ جو مال دے سکتا ہے اور نہ دیا' تو وہ بھی ایمان و اخلاص کی زندگی سے نکل گیا۔

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کا نظریہ دفاع

دشمنانِ اسلام کے مقابلے کے لیے جس قدر مادی قوت اور طاقت تم مہیا کر سکو' اس میں دقیقہ اٹھا نہ رکھو اور اتنی طاقت فراہم کرو کہ تمھارا رعب دشمن پر قائم ہو جائے۔ اور وہ تمھاری طاقت سے اتنا مرعوب اور خوف زدہ ہو جائے کہ وہ خود تمھارے ساتھ بدعہدی کر سکے اور نہ تمھارے کسی دشمن کی مدد کر سکے۔ ان لوگوں کو جب تمھاری طاقت کا علم ہو گا تو وہ نہ تم پر حملہ کرنے کی جرأت کریں گے اور نہ تمھارے دشمن کے ساتھ علانیہ تعلق قائم کرنے کی ہمت کریں گے' اور اتنا سازوسامان کرو کہ تمھارا دشمن تمھاری طاقت سے مرعوب ہو جائے اور اس پر تمھاری دھاک بیٹھ جائے۔ جو قوت اور طاقت اور زور تم سے بن پڑے وہ مہیا کرو۔ تم کو ایسی طاقت اور قوت فراہم کرنی چاہیے کہ جس سے تمھارے ظاہری دشمن اور چھپے دشمن سب مرعوب اور خوف زدہ ہو جائیں۔ تم اتنی قوت اور طاقت فراہم کر لو جو آیندہ چل کر ان دشمنوں کے مقابلے میں بھی کام آ سکے جن کی دشمنی کا تم کو علم نہیں' اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ وہ تمھارے چھپے دشمن ہیں' تمھاری تاک میں اور موقع کے منتظر ہیں' جیسے آج کل خاص کر مغربی ممالک جو دن رات اسلامی حکومتوں کا تختہ اُلٹنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ احادیث میں اگرچہ قوت کی تفسیر تیر اندازی سے کی گئی ہے مگر باعتبار عموم الفاظ اس سے مراد ہر قسم کا سامانِ حرب ہے۔ وہ سازوسامان اور آلات حرب مہیا کرو جس کے ذریعے سے تم دشمن کی مدافعت کر سکو اور اس پر غالب آ سکو۔ جس قدر طاقت اور قوت فراہم کر سکتے ہو اس میں کسر نہ چھوڑو اور ظاہر ہے کہ ہر زمانے میں سامان جنگ بدلتا رہا ہے۔ آیندہ جو اسلحہ اور آلات حرب و ضرب تیار ہوں گے ان شاء اللہ وہ سب اس آیت کے عموم اور مفہوم میں داخل ہوں گے اور عین منشاء قرآنی ہوں گے۔ لٰہذا اس آیت کی رو سے مسلمان حکومتوں پر جدید اسلحہ کی تیاری اور ان کے کارخانوں کا قائم کرنا فرض ہو گا' اس لیے کہ اس آیت میں قیامت تک کے لیے ہر مکان و زمان کے مناسب قوت و طاقت کی فراہمی کا حکم دیا گیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر و تلوار کے علاوہ جدید آلاتِ حرب بھی استعمال کیے اور صحابہؓ کو ان کے بنانے کا حکم بھی دیا۔ پس حق جل شانہ نے اس آیت (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) میں ہر قسم کی قوت اور طاقت کے مہیا کرنے کا قطعی حکم دے دیا۔

اس آیت کا عموم قیامت تک ظاہر ہونے والی قوتوں کو شامل ہے' لہٰذا اب اگر کوئی اسلامی حکومت اس سے غفلت برتتی ہے تو یہ قصور اس کا ہے اسلام کا کوئی قصور نہیں۔([1])

سیرتِ نبوی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی مثالیں

نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم کی تو سب سے پہلے اس کے دفاع کا انتظام فرمایا۔

غزوہ بدر، اُحد، خندق — یہ سب اس بات کی عملی مثالیں ہیں کہ **اسلام وطن کے دفاع کو عبادت کا درجہ دیتا ہے۔**

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! میں یہ پسند نہیں کرتا کہ دشمن ہمیں بے خبر پائے، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم ہر لمحے تیار ہوں۔"

صحابہ کرامؓ کا جذبہ

حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ جیسے مجاہدینِ اسلام نے **اسلام اور وطنِ اسلام کی حفاظت** کے لیے اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔

حضرت انس بن نضرؓ نے اُحد کے دن کہا:

"اللہ کی قسم! اگر میں آج شہید نہ ہوا تو اللہ کے ہاں کیا منہ دکھاؤں گا؟"

پھر وہ دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور جامِ شہادت نوش کیا۔

[1] ۔ کاندھلوی، معارف القرآن' ج۳' ص ۲۵۳' ۲۵۵' ۲۵۷

آج کا پیغام

آج دشمن ہمارے وطن پر نظریاتی، سیاسی، اور عسکری حملے کر رہا ہے۔

ہمیں چاہیے:

1. **دین سے وابستگی بڑھائیں** – کیونکہ دین سے دوری ہی ہماری کمزوری ہے۔
2. **اتحاد قائم کریں** – فرقہ واریت اور انتشار سے نکلیں۔
3. **فوج اور ریاست کا ساتھ دیں** – ان کے خلاف سازشوں سے بچیں۔
4. **شہداء کے خاندانوں کی دل جوئی کریں** – ان کے لیے دعا اور تعاون لازم ہے۔
5. **علم، قلم، اور زبان سے دفاع کریں** – سوشل میڈیا پر بھی دشمن کا مقابلہ ایمان داری سے کریں۔

ہماری ذمہ داریاں

آج جب دشمن نے ہمارے گھروں پر بم برسائے، بچوں کو خون میں نہلایا، تو یہ وقت **خاموش تماشائی بننے کا نہیں بلکہ کردار ادا کرنے کا ہے**:

1. **زبان سے** – دشمن کے پروپیگنڈے کا رد کریں۔
2. **قلم سے** – دین اور وطن کی حقانیت کو بیان کریں۔
3. **مال سے** – شہداء کے خاندانوں اور مجاہدین کی مدد کریں۔
4. **جان سے** – اگر ضرورت پڑے تو جان کا نذرانہ پیش کریں۔
5. **دل سے** – سچے جذبے، نیت اور دعا سے اللہ کی مدد طلب کریں۔

اختتامیہ

محترم حضرات! پاکستان صرف ایک ملک نہیں، یہ **اسلامی نظریہ کی علامت** ہے۔ اس کا دفاع صرف فوج کی نہیں، **ہم سب کی ذمہ داری ہے**۔ اگر ہم نے آج غیرت ایمانی نہ دکھائی، تو کل ہماری نسلیں ہمیں **بزدلوں کی صف** میں یاد کریں گی۔

آیئے! ہم سب **اللہ سے توبہ کریں، شہداء کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں، اور وطن کے تحفظ کے لیے ہر سطح پر تیار رہیں۔**

وطن کا دفاع، ایمان کا تقاضا ہے!

اگر آپ کو ہماری یہ کاوش پسند آئی اور مستقل اس علمی و تحقیق پلیٹ فارم پر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں اور خطبات اور علمی مواد حاصل کریں۔

اسمائے گرامی مجلس شوری مجلس خطباء اہلسنت پاکستان

۱۔ **ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن** (فاضل و متخصص جامعہ اشرفیہ و جامعہ خیر المدارس ملتان)

۲۔ **ڈاکٹر ساجد شاہین** (پی ایچ ڈی جامعہ اسلامیہ بہاولپور)

۳۔ **ڈاکٹر مولانا محمد ظفر صدیق** (فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد و فاضل مہد جامعہ اشرفیہ لاہور)

۴۔ **مولانا محمد امجد ثاقب** (فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا)

۵۔ **مولانا قاری محمد یسین** (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

۶۔ **مولانا مفتی سفیان ضیاء** (فاضل جامعہ دارالعلوم کبیر والا)

۷۔ **مولانا محمد عمر ملک** (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

۸۔ **مولانا عبد الوحید** (فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا)

۹۔ **مولانا سیف الرحمن** (فاضل جامعۃ الحسنین تلمبہ)

اگر آپ کو ہماری یہ کاوش پسند آئی اور مستقل اس علمی و تحقیقی پلیٹ فارم پر کام کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں اور خطبات اور علمی مواد حاصل کریں۔ مجلس خطباء اہلسنت میں شمولیت کے لیے رابطہ نمبرز:

ڈاکٹر مفتی عابد الرحمن0301-7100629[ڈاکٹر ساجد شاہین03327016328]